اسیرِ ناموس تبرا

مولف

غلام علی

Website www.ghulameali.webs.com

www.asirenamoosetabaraa.webs.com

انجمن تحفظ بنیادی عقائد شیعہ پاکستان

اسیرِ ناموس تبرا

مولف

غلامِ علی

Website:www.ghulameali.webs.com

انجمن تحفظ بنیادی عقاید شیعہ پاکستان

تمام تعریفیں اس علی جل جلالہ کے لیے جو اللہ اور اس کے وجود کا خالق ہے۔جس کے قدموں کی دھول کو دیو خدا کہتی ہے۔جس کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شائبہ ہوتا ہے۔۔۔

جو رب ال ارباب ہے مسبب ال اسباب ہے۔۔غفور و رحیم ہے خالق عالمین اور مالک یوم الدین ہے۔۔۔۔

سب مومنین علی جل جلالہ کی عبادت کرتے ہیں علی جل جلالہ کی بارگاہ میں ہی سجدہ ریز ہوتے ہیں اور علی جل جلالہ سے ہی مانگتے ہیں۔۔۔

اب ہم تبرا کے سلسلے کو وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے پچھلے سلسلوں میں چھوڑا تھا۔

لعنت ہو معصومینؑ کے ہر دشمن پر۔۔۔لعنت ہو محمدؐ وال محمدؐ سے بغض رکھنے والوں پر۔۔۔لعنت ہو ہر منکر ولایت علیؑ پر۔۔۔لعنت ہو ہر اس شخص پر جو معصومینؑ کے فضائل کا منکر ہے۔۔۔لعنت ہو ہر اس شخص پر جو معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا۔۔لعنت ہو ہر دور کے عمر،ابوبکر اور عثمان پر۔۔۔لعنت ہو معاویہ،یزید اور ابوسفیان پر۔۔۔لعنت ہو

شمر،ابن زیاد اور عمر سعد پر لعنت ہو عائشہ،حفصہ اور ہندہ پر۔۔۔لعنت ہو بنی امیہ اور بنی عباس کی ظالم حکومتوں پر۔۔۔لعنت ہو ہر دور کے عمر اور یزید پر۔۔۔

لعنت ہو آج کے دور کے ہر عمر اور یزید پر۔۔۔لعنت ہو آل سعود پر۔۔۔لعنت ہو تمام حرامی سعودی حکمرانوں پر۔۔۔لعنت ہو تمام مسلمان دہشت گردوں پر۔۔۔

لعنت ہو مسلمانوں کی مسجدوں اور مدرسوں پر جو دہشت گردی،فحاشی اور فساد کا مرکز اور منبع

ہیں۔۔۔لعنت ہو ہر اس شخص پر جس نے کسی بھی دور میں معصومینؑ کا حق غصب کیا ہو۔۔۔
لعنت ہو ان تمام افراد پر جو غیر معصوم ہوتے ہوئے معصومینؑ کے القابات اور ان کے مناقب پر ڈاکہ ڈالتے ہیں اور خود کو ان القابات کا اہل سمجھتے ہیں۔۔۔
لعنت ہو ہر اس شخص پر جو غیر معصوم ہوتے ہوئے خود کو امام، آیت اللہ، رہبر، قائد یا عالم کہلواتا ہے۔۔۔
لعنت ہو ہر دور کے ملا، مفتی، اور مولوی پر۔۔۔لعنت ہو ہر فتوا باز خمس خور مجتہد پر۔۔۔لعنت ہو بالخصوص خمینی، خامنہ ای اور سیستانی پر جو مذہب شیعہ میں بگاڑ پیدا کرنے اور ہمارے دین کا چہرہ مسخ کرنے میں مصروف ہیں۔۔۔لعنت ہو ہر اس ملا پر جو معصومینؑ کے فضائل کا منکر ہے۔۔۔
لعنت ہو ہر اس مجتہد پر جو ماتم حسینؑ کے خلاف فتوے دیتا ہے۔۔۔لعنت ہو ہر اس مولوی پر جو ولایت علیؑ کا منکر ہے اور ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرتا ہے۔۔۔
لعنت ہو ہر اس شخص پر جو اپنی کسی بھی عبادت میں ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتا۔۔۔لعنت ہو ہر اس فرد پر جو نماز میں علی ولی اللہ کی گواہی نہیں دیتا۔۔۔
لعنت ہو ہر مقصر، مفوضہ اور منافق پر۔۔۔
بے شمار اور بے حساب درود و سلام محمدؐ و آل محمدؐ پر۔۔۔

مودت معصومینؑ ۲۔ا، بحر الفضل، مرگ بر مقصرین، مومن کا عقیدہ اور فیضان ولایت کے بعد اسیر نہ موتب مجرا میری ساتھویں کاوش کی صورت میں بارگاہ محمدؐ و آل محمدؐ میں حاضر ہے۔۔۔

آپ میں سے بہت سے مومنین شاید اس امر سے ناواقف ہوں کہ یہ تحریر میں زندان سے لکھ کر روانہ کر رہا ہوں۔۔۔

کافی عرصہ سے پاکستان کی ایک جیل کی کال کوٹھری میں قید ہوں۔ پاکستان کی جابر اور ظالم حکومت نے معصومینؑ کے فضائل بیان کرنے، ولایت علیؑ کی وکالت کرنے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر تبرا کرنے کے جرم میں مجھے پابند سلاسل کیا ہوا ہے۔۔۔

پاکستان کی غاصب حکومت نے میری کتابوں مودت معصومینؑ، بحر الفضل، مرگ بر مقصرین، مومن کا عقیدہ اور فیضانِ ولایت پر مقدمات قائم کیے ہیں۔ اور مجھے سچا شیعہ ہونے کی سزا دی جا رہی ہے۔

مجھ پر الزام ہے کہ میں معصومینؑ کے فضائل بیان کرتا ہوں محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر تبرا کرتا ہوں اور ہر مقام پر ولایت علیؑ کا کھل کر پرچار کرتا ہوں۔۔۔ یہ ہے میرا جرم!

اور مجھے اپنے جرم اور مجھ پر لگائے گئے تمام الزامات پر فخر ہے۔۔۔

مقصرین اور وہابیوں کے ایما پر حکومت پاکستان نے مجھ پر مقدمات قائم کیے ہیں۔۔۔ دراصل میری گرفتاری مقصروں کے گروپ ISO (امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن) اور حرامی وہابیوں کے ٹولے سپاہ صحابہ کی بھی سازش کا نتیجہ ہے۔ انہی کی سازشوں کے نتیجے میں مجھے قید کیا گیا ہے۔ اور جیل میں بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔

دراصل ہر اس شخص کو مجھ سے تکلیف ہے جو ولایت علیؑ کا منکر ہے۔ ہر اس شخص کو مجھ سے تکلیف ہے جو معصومینؑ کے فضائل کا منکر ہے۔ ہر اس شخص کو مجھ سے تکلیف ہے جو معصومینؑ کے دشمنوں کو

دوست رکھتا ہے۔ ہر اس شخص کو مجھ سے تکلیف ہے جو عزاداری حسینؑ کے خلاف ہے۔ اسی لیے شیعوں میں موجود مقصر ٹولے اور وہابیوں نے میرے خلاف اتحاد کیا اور اپنی پلید ناپاک سازشوں کے سبب مجھے یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ ان لوگوں کی تمام وقت یہ کوشش رہی کہ کسی بھی طرح مجھے میرے مشن سے دستبردار کر دیں اور مجھے پسپا کر دیں مگر ان کو اپنی ہر کوشش میں ناکامی کا سامنا ہوا۔ شروع میں ان معصومینؑ کے دشمنوں نے مختلف پیشکشوں کی صورت میں مجھے خریدنے کی کوشش اور جب اس میں ان کو ناکامی کا سامنا ہوا تو اب بدترین تشدد کے ذریعے مجھے پسپا کرنے کے درپے ہیں۔ مگر ان کو ہر مرحلے پر صرف ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اور مدد مولاؑ میری شامل حال ہے۔

یزید کے یہ پیروکار سمجھتے تھے کہ مجھے زندان میں قید کر کے مجھے توڑ سکیں گے مگر یہ جاہل نہیں جانتے کہ زندانوں میں قید ہونا معصومینؑ کی سنت ہے اور معصومینؑ کے ہر غلام کے لیے معصومینؑ کی اس سنت پر عمل کرنا باعث فخر ہے۔

مجھے بھی فخر ہے کہ میں مولا سید سجادؑ کی سنت پر عمل کر رہا ہوں بی بی زینبؑ کی سنت پر عمل کر رہا ہوں مولا موسیٰ کاظمؑ کی سنت پر عمل کر رہا ہوں۔

معصومینؑ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے زندان میں قید ہونا اور زندان میں رہنا عبادت ہے۔ اور میں اسی عبادت میں مصروف ہوں۔

اب تک زندان میں جو کچھ مجھ پر گذرا اس کی تمام تر روداد اس تحریر کی صورت میں مومنین کے لیے روانہ کر رہا ہوں۔۔

تمام مومنین سے گذارش ہے کہ مولاؑ کی بارگاہ میں دعا گو رہیں کہ مولاؑ مجھے راہِ حق پہ ثابت قدم رکھیں مجھے میرے مقصد میں کامیاب کریں مجھ سے یوں ہی اپنی ڈیوٹی لیتے رہیں اور جلد از جلد میری قید و رہائی میں بدل دیں۔۔۔۔آمین یا علیؑ رب العالمین۔

ناقص تیرا غلامِ علی

۲۱ مارچ ۲۰۱۲ کی رات ۱۲ بجے چند سادہ لباس میں ملبوس افراد کراچی میں واقع میرے گھر کی دیوار کود کر گھر میں داخل ہوئے۔ یہ افراد شراب کے نشے میں بدمست تھے انھوں نے بغیر کوئی سرچ وارنٹ دکھائے میرے گھر کی تلاشی شروع کی گھر میں موجود تمام تر نقدی اور قیمتی اشیا کو لوٹا گھر پر نصب علم پاک کی بے حرمتی کی اور گھر میں موجود میری کتب کے چند نسخوں کو اپنے قبضے میں لے لیا ۔میرے مزاحمت کرنے پر انھوں نے مجھے تشدد کا نشانہ بنانا شروع کر دیا۔پھر یہ دہشت گرد نما سادہ لباس میں ملبوس افراد بغیر کوئی وجہ بتائے بغیر کوئی گرفتاری کا وارنٹ دکھائے مجھے اور گھر پر موجود میری والدہ کو زبردستی اپنے ساتھ ایک سادہ گاڑی میں اغوا کرنے کے انداز میں اٹھا کر لے گئے۔ ہم کو کراچی کے ایک تھانے جسے آرٹلری میدان تھانہ کہا جاتا ہے لایا گیا۔تھانے میں مجھے اور میری والدہ کو ایک کمرے میں بٹھایا گیا۔سادہ لباس میں ایک بدقماش حرامی نے اپنا تعارف کروایا اس کا نام انسپکٹر غلام علی مروت تھا۔

اس نے بتایا کہ مجھے کتابوں کے ذریعے تبرا کرنے اور معصومین کے فضائل بیان کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے اور میری تمام کتابوں پر مقدمہ قائم کر دیا گیا ہے۔ انسپکٹر مروت ایک متعصب وہابی پولیس آفیسر ثابت ہوا اور اس کی گفتگو سے شیعہ دشمنی اور طالبان دہشت گردوں کی محبت صاف ظاہر تھی۔

صاف ظاہر تھا کہ مجھے پر صرف شیعہ ہونے کی وجہ سے مقدمہ قائم کیا گیا تھا اور صرف شیعہ ہونے کی وجہ سے مجھے بے جا تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا تھا۔ انسپکٹر مروت کراچی کے ان متعصب پولیس آفیسرز میں سے ایک ہے جو سپاہ صحابہ جیسی دہشت گرد تنظیم کے آلہ کار ہیں اور ان کا مقصد صرف مومنین کو جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات میں پھنسانا ہے۔

انسپکٹر مروت کراچی کے ایک بدنام زمانہ عیاش کرپٹ حرامی سیاست دان عرفان مروت کا کزن ہے اور اس کی شہ پر شہر میں کھلے عام شیعوں پر ظلم اور جبر کر رہا ہے۔

مجھے گرفتار کرنے سے پہلے ہی میرے خلاف ایف آئی آر کاٹی جا چکی تھی اور ایف آئی آر اتنی بے ربط اور بے تکی تھی کہ اس میں میرا صحیح نام تک موجود نہیں تھا۔ اس کے بعد انسپکٹر مروت نے اپنی غلطی کی تلافی کے لیے ایک اور ایف آئی آر کاٹی جس میں اس نے شیعہ دشمنی کا کھل کر اظہار کیا۔ تمام شب مجھے اور میری والدہ کو تھانے کے ایک کمرے میں رکھا گیا اور طرح طرح کے سوال کیے گئے۔ اس کیس

سے میری والدہ کا کوئی تعلق نہ تھا پھر بھی ان کو بھی میرے ساتھ حبس بے جا میں رکھا گیا۔

ہم سے پوچھا گیا کہ تمہارا کس شیعہ تنظیم سے تعلق ہے؟ تمہارے گروپ میں کون کون ہے؟ تم لوگ اور کون کون سی واردات میں ملوث ہو؟ وغیرہ وغیرہ تمام شب اس طرح کے بے ربط سوالات کیے جاتے رہے۔ صبح ہونے پر مجھے لاک اپ کر دیا گیا اور کیس میں نامزد نہ ہونے کی وجہ سے میری والدہ کو چھوڑ دیا گیا۔

پھر انسپکٹر مروت کی قیادت میں پولیس نے مجھ سے تفتیش شروع کی جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پولیس نے تفتیش کرتے ہوئے پہلا سوال یہ کیا کہ تم شیعہ لوگ علیؑ کو نبیؐ سے زیادہ اللہ جتنا درجہ کیوں دیتے ہو؟؟

میں نے جواب دیا کہ یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق علیؑ اللہ کے وجود کے بھی خالق ہیں۔ علیؑ فکر توحید کے بھی خالق و مالک ہیں۔ علیؑ کو اللہ کہنا بھی علیؑ کو محدود کرنے کے مترادف ہے۔ علیؑ کیا ہیں، علیؑ کون ہیں اس بات کا اندازہ انسانوں کی ناقص اور محدود عقل نہیں لگا سکتی۔ علیؑ وہ ہیں جن کے غلاموں پر بھی خدا ہونے کا شائبہ ہوتا ہے اور جس کو آپ مسلمان اللہ کہتے اور مانتے ہو وہ تو علیؑ کے غلام قنبرؓ و سلمانؓ ہیں۔

اپنے پہلے ہی سوال کا جواب سن کر پولیس کی تفتیشی ٹیم پریشانی اور گھبراہٹ کا شکار نظر آنے لگی۔

پھر انہوں نے مجھ سے اگلا سوال کیا کہ آپ لوگ خلفائے ثلاثہ یعنی عمر، ابوبکر اور عثمان پر لعن طعن کیوں کرتے ہو؟؟

میں نے جواب میں کہا کہ جن کو آپ مسلمان خلیفہ مانتے ہو ہم ان کو خلیفہ نہیں مانتے کیونکہ نبی پاک ﷺ نے عمر، ابوبکر یا عثمان کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا نبی ﷺ نے تو کہا تھا کہ جس کا علی مولا ہے اس کا میں محمد ﷺ مولا ہوں۔

ہم مولا علیؑ کو بلا فصل خلیفہ مانتے ہیں اور مسلمانوں کے بنائے ہوئے خود ساختہ بادشاہوں حکومتوں اور خلیفوں کو نہیں مانتے۔ یہ عمر، ابوبکر اور عثمان ہی تھے جنھوں نے جناب سیدہؑ کا حق غصب کیا ان کو دربار میں بلا کر ان کی شان میں گستاخی کی۔ یہ عمر، ابوبکر اور عثمان ہی تھے جنھوں نے جناب سیدہؑ کا دل دکھایا اور ان کو ناراض کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جس نے فاطمہؑ کو ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اس نے اللہ کو ناراض کیا۔ جن لوگوں نے جناب سیدہؑ کو ناراض کیا ہو جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کو ناراض کیا ہو جنھوں نے اللہ کو ناراض کیا ہو وہ رضی اللہ عنہ کیسے ہو سکتے ہیں؟؟؟

مسلمانوں کی مستند کتابوں میں لکھا ہے کہ فدک کے مسئلے پر عمر، ابوبکر اور عثمان نے جناب سیدہؑ کا دل دکھایا تھا اور ان کو ناراض کیا تھا اور اس واقعے کے بعد جناب سیدہؑ ہمیشہ ان تینوں سے ناخوش رہیں اور ہر نماز میں عمر، ابوبکر اور عثمان کے لیے بددعا کی۔

یہ عمر، ابوبکر اور عثمان ہی تھے جنھوں نے بعد میں جناب سیدہؑ کے گھر کو آگ لگائی اور ان کو شہید کیا۔

جن لوگوں نے جناب سیدہ کا دل دکھایا ان کو ناراض کیا ان کو شہید کیا جنھوں نے رسول ﷺ کا دل دکھایا جنھوں نے اللہ کو ناراض کیا ان پر لعنت نہ بھیجی جائے تو کیا کیا جائے؟؟

پولیس کی تفتیشی ٹیم نے اگلا سوال کیا کہ خلفاء ثلاثہ سے متعلق یہ حقائق مسلمانوں کی کون کون سی کتابوں میں لکھے ہیں؟

میں نے جواب میں کہا کہ تم مسلمانوں میں یہی تو مسئلہ ہے اپنے دین کے بارے میں کچھ جانتے نہیں ہو اور دوسرے کے مذہب پر اعتراض کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہو پھر میں نے مسلمانوں کی چند مستند کتابوں کے حوالے پیش کیے جن میں تینوں حرامیوں یعنی عمر، ابوبکر اور عثمان کے بارے میں حقائق موجود ہیں۔ میں نے مسلمانوں کی مستند کتابوں صحیح مسلم، صحیح بخاری، تاریخ طبری، تاریخ ابن قتیبہ، امامت والسیاست وغیرہ سے عمر، ابوبکر اور عثمان کی حرامکاریوں کے حوالے پیش کیے۔

پولیس ٹیم نے مجھ سے اگلا سوال یہ کیا کہ تم نے نبی ﷺ کی صحبت میں رہنے والے صحابہ پر اعتراض کیا ہے۔ تم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ نبی ﷺ کی صحبت بھی کسی کو مومن نہیں بنا سکتی۔ کیا نبی ﷺ کی صحبت میں رہنے والے صحابہ یعنی عمر، ابوبکر اور عثمان مومن نہیں تھے؟

میں نے جواب دیا کہ بیشک نبی ﷺ کی صحبت میں رہنے والا ہر شخص مومن نہیں تھا۔ اگر نبی ﷺ کی صحبت میں رہنے والا ہر شخص مومن ہوتا تو سورۂ منافقون نازل نہ ہوتی۔ سورہ منافقون عمر، ابوبکر اور عثمان جیسے منافقوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی تھی جو نبی ﷺ کی صحبت میں بھی رہتے تھے اور دل میں نبی ﷺ اور ان کے گھرانے سے بغض رکھتے تھے۔

پولیس ٹیم نے مجھ سے اگلا سوال یہ کیا کہ آپ نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ جس نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی شامل نہ ہو وہ زنا کاری ہے۔ کیا مسلمان عبادت کے بجائے زنا کرتے ہیں؟
میں نے جواب دیا کہ یہ بات میں نے اپنی طرف سے نہیں کی یہ ہمارے پانچویں اور چھٹے امامؑ کا قول ہے کہ جس عبادت میں بھی ولایت علی کی گواہی شامل نہیں ہوتی وہ عبادت مصلے پر زنا کرنے کے مترادف ہوتی ہے۔ ہم شیعوں کے لیے ہمارے اماموں ہمارے معصومینؑ کی ہر بات ہر قول حجت ہے۔ اور اس قول کی روشنی میں مسلمانوں کی وہ تمام عبادات زنا کاری کے مترادف ہیں جن میں ولایت علیؑ کی گواہی شامل نہیں ہوتی۔

پولیس ٹیم نے مجھ سے اگلا سوال یہ کیا کہ آپ شیعہ ہمارے مذہب کی مقدس اور قابل احترام ہستیوں یعنی عمر، ابوبکر اور عثمان وغیرہ کو برا بھلا کہتے ہیں ان پر لعن طعن کرتے ہیں کیا کسی مذہب کی قابل احترام اور مقدس ہستیوں کو برا بھلا کہنا درست ہے؟
میں نے جواب میں کہا کہ احترام اس کا کیا جاتا ہے جو احترام کے لائق ہو۔ کوئی بھی کسی بھی قانون کے ذریعے ڈنڈے کے زور پر زبردستی کسی ہستی کا احترام نہیں کروا سکتا۔ وہ احترام ہی کیا جو ڈنڈے کے زور پر کرایا جائے۔ قابل احترام ہستی اپنا احترام خود کرواتی ہے۔ قابل احترام ہستی کے احترام کے لیے قانون نہیں بنائے جاتے۔ اور اگر اسلام میں کسی مذہب کے قابل احترام ہستیوں کو برا بھلا کہنا منع ہوتا تو کعبہ میں موجود بتوں کو ڈھایا نہیں جاتا کیونکہ وہ بت بھی کسی نہ کسی مذہب کی مقدس اور قابل ہستیاں تھیں۔

ہمارا مذہب ہم کو سکھاتا ہے کہ برے کو برا کہو اور صحیح کو صحیح کہو۔ ظالم کو ظالم اور مظلوم کو مظلوم کہو اور احترام صرف اس کا کرو جو احترام کے لائق ہے کسی ظالم، جابر اور فاسق شخص کا احترام کرنا ہمارے مذہب میں حرام ہے۔ اور تبرا تو ہمارے مذہب کا حصہ ہے وہ شیعہ شیعہ ہی نہیں ہو سکتا جو معصومینؑ کے دشمنوں پر تبرا نہ کرے۔ کیونکہ ہمارے معصومینؑ نے خود تبرا کیا ہے اور ہم کو تبرا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ مولا علیؑ نے دعائے صنم قریش میں عمر، ابوبکر، عائشہ اور حفصہ پر لعنت کی ہے۔ زیارت عاشورہ میں ہم تمام دشمنان معصومینؑ پر تبرا کرتے ہیں جس کی تعلیم ہمارے معصومین نے دی ہے۔ امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ کوئی ہم سے محبت کرنے کا دعوا تب تک نہیں کر سکتا جب تک ہمارے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے۔ جو شخص محمدؐ و آل محمدؐ کے دشمنوں پر تبرا نہیں کرتا وہ محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت بھی نہیں کرتا۔ محمدؐ و آل محمدؐ سے محبت کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ ان کے دشمنوں کو برا سمجھا جائے اور انہیں برا کہا جائے۔

مجھ سے اگلا سوال یہ کیا گیا کہ آپ نے اپنی کتابوں میں خمینی سمیت تمام مجتھدین کی تردید کی ہے جبکہ شیعہ تو خمینی کو وغیرہ کو امام مانتے ہیں۔؟

میں نے جواب دیا کہ ہم شیعہ ۱۲ اماموں پر ایمان رکھتے ہیں ہمارے بارہ امام ہیں جو اللہ کا مجسم ظہور ہیں۔ کوئی نجس انسان ہمارا امام نہیں ہو سکتا۔ جو افراد ۱۲ سے زیادہ اماموں کو مانتے ہیں یا غیر معصوم کو امام کہتے ہیں وہ شیعہ نہیں ہیں بلکہ مقصر اور خارجی ہیں۔ خمینی، خامنہ ای اور دیگر کو امام کہنے والے شیعہ نہیں ہیں بلکہ شیعوں کے دشمن مقصرین ہیں۔

مجھ سے اگلا سوال یہ کیا گیا کہ تم شیعہ لوگ ماتم کرتے ہو، اپنے جسم سے خون نکالتے ہو کیا یہ عمل درست ہے؟

میں نے جواب میں کہا کہ مولا حسینؑ کے غم میں ماتم کرنا خون کا پرسہ دینا انبیاؑ کی سنت ہے۔ حضرت آدمؑ سے لے کر رسول اللہ ﷺ تک تمام نبیوں نے مولا حسینؑ کے غم میں ماتم کیا عزاداری کی خون کا پرسہ دیا۔ ہمارے تمام معصومینؑ نے مولا حسینؑ کی بارگاہ میں خون کا نذرانہ پیش کیا اور اپنے شیعوں کو بھی اس امر کی تلقین کی۔

مولا حسینؑ کے غم میں خون کا ماتم کرنا جناب زینبؑ کی سنت ہے۔ سب سے پہلے جناب زینبؑ نے مولا حسینؑ کے غم میں خون کا پرسہ دیا اور ہم شیعہ انہی کی سنت پر عمل کرتے ہوئے خون کا ماتم کرتے ہیں۔ خود میری والدہ نے خاتون ہوتے ہوئے ایران جیسے ملک میں قمہ زنی کی خون کا پرسہ دیا اور سنت جنابِ زینبؑ پر عمل کیا۔

پولیس کی تفتیشی ٹیم نے اگلا سوال یہ کیا کہ تم شیعوں کے بڑے خامنہ ای صاحب نے تو خون کے ماتم کو حرام قرار دیا ہے جبکہ تم پاکستانی شیعہ خوب خون بہاتے ہو۔ تم لوگ خامنہ ای کی بات کیوں نہیں مانتے؟

میں نے جواب دیا کہ پہلی بات تو یہ کہ ہم شیعوں کے بڑے صرف ہمارے امام اور معصومینؑ ہیں۔ہم کسی غیر معصوم کو بڑا مانتے ہی نہیں اور ہم صرف اپنے معصومینؑ کی بات پر عمل کرتے ہیں کسی غیر معصوم کی بات پر عمل کرنا ہمارے نزدیک حرام ہے۔ہمارے معصومینؑ نے مولا حسینؑ کے غم میں خون کا پرسہ دینے کو لازم قرار دیا ہے اس لیے ہم شیعہ خون کا ماتم کرتے ہیں۔
کسی ملا مفتی یا مجتہد کا فتوا ہمارے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔خومنائی،سیستانی یا ان جیسے تمام مجتہد شیعہ نہیں بلکہ شیعوں میں موجود وہابیوں اور خارجیوں کے ایجنٹ ہیں۔ان ملاؤں کا مذہب شیعہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

پولیس کی ٹیم نے مجھ سے اگلا سوال یہ کیا کہ پاکستان میں تمام مذاہب تمام فرقوں کے لوگوں کو آزدی سے جینے کا حق ہے مگر آپ شیعہ متنازعہ باتیں کرکے تفرقہ پھیلا دیتے ہیں۔
میں نے جواب دیا کہ کون کہتا ہے کہ پاکستان میں تمام مذاہب اور فرقوں کو آزدی حاصل ہے؟؟اس ملک میں ملت شیعہ کو ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔اس ملک میں شیعہ قوم کی نسل کشی کی جارہی ہے۔زیارت کے لیے جانے والے شیعوں کو بسوں سے اتار اتار کر شہید کیا جارہا ہے۔شناختی کارڈ چیک کرکے شیعوں کو قتل کیا جارہا ہے۔پاکستان میں شیعوں کے خون سے صبح شام ہولی کھیلی جاتی ہے کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن کسی شیعہ کو قتل نہ کیا جاتا ہو۔یہاں پر شیعوں پر بے جا اور بے بنیاد مقدمات درج کیے جاتے ہیں۔شیعوں کو سالوں جیل میں بے وجہ قید رکھا جاتا ہے۔

پاکستان میں شیعوں کے قاتلوں کو تو تمام تر آزادی حاصل ہے مگر شیعوں کو کوئی آزادی حاصل نہیں ہے۔

یہاں پر شیعہ دشمن تنظیم طالبان، سپاہ صحابہ، لشکر جھنگوی وغیرہ کو کھلے عام اپنی دہشتگردانہ سرگرمیوں کو انجام دینے کی آزادی حاصل ہے مگر شیعوں کو اپنے مذہب کے مطابق بھی زندگی گزارنے کی آزادی نہیں ہے۔ تمھارے پاکستان کا آئین کہتا ہے کہ تمام مذاہب کو اور تمام فرقوں کو اپنی اپنی مذہبی عبادات اور رسومات ادا کرنے کی مکمل آزادی ہے مگر شیعوں کو عبادت کرنے کی آزادی بھی نہیں ہے۔ مجھ پر تم لوگوں نے تبرا کرنے کا الزام لگایا ہے جبکہ تبرا کرنا ہماری عبادت ہے اور اس ملک میں ہم کو ہماری عبادت سے بھی روکا جاتا ہے۔ یہ بات یاد رکھو کہ اس ملک کو بنانے والا محمد علی جناح بھی شیعہ تھا اور اس ملک کو بنانے میں سب سے زیادہ قربانیاں شیعوں نے دی ہیں۔ اس ملک پر سب سے زیادہ شیعوں کی مال و دولت خرچ ہوئی ہے۔

تم سب مسلمان شیعوں کے ٹکڑوں پر پلتے رہے ہو اور آج شیعوں پر ہی ظلم کر رہے ہو یہ کہاں کا انصاف ہے؟؟؟

پھر مجھ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ لوگ یہاں کے نظام حکومت سے خوش نہیں ہیں؟

میں نے جواب دیا ہمارے نزدیک سیاست حرام ہے اور یہ فعل معاویہ ہے۔ دنیا میں جتنے بھی سیاسی نظام حکومت موجود ہیں سب حرام کاری اور ظلم و جبر کی بنیاد پر قائم ہیں۔ ہم کسی حکومت کسی نظام کو نہیں مانتے۔ تمام کائنات کے حاکم حقیقی امام زمانہؑ ہیں۔ حکومت کرنے کا حق صرف معصومینؑ کو

ہے۔ دنیا میں آج جتنی بھی انسانوں کی خودساختہ حکومتیں قائم ہیں سب غصب شدہ حکومتیں ہیں۔ دنیا والوں نے ہمیشہ معصومینؑ کا حق غصب کر کے اپنی حکومتیں قائم کی ہیں یہ سب باطل حکومتیں ہیں۔

پولیس ٹیم نے مجھ سے اپنی تفتیش کو یہیں روک دیا۔ میرے جوابات سن کر پولیس والے سخت پریشانی میں مبتلا اور سخت گھبراہٹ کا شکار تھے۔

اگلے روز مجھے کورٹ لے جایا گیا اور میرا ۶ روز کا ریمانڈ لیا گیا۔ مجھے پھر تھانہ لایا گیا اور ۶ روز تک مجھے بے جا تشدد کا نشانہ بنایا جاتا رہا۔ تھانے میں ۷ دن رہا اس درمیان ہماری قوم نے اپنی روایتی بے حسی کا مظاہرہ کیا۔ کوئی مجھ سے ملنے تک نہیں آیا۔ جو لوگ خود کو بہت بڑا مومن کہتے تھے خود کو دین کا ٹھیکیدار سمجھتے تھے جو لوگ خود کو میرا ہمدرد اور ساتھی کہتے تھے سب غائب ہو گئے تھے۔
راہِ حق پر میں تنہا اپنے گھر والوں کے ساتھ کھڑا تھا کوئی خودساختہ بناوٹی مومن میرے ساتھ کھڑے ہونے کو تیار نہیں تھا۔ جو لوگ کل تک بڑی بڑی باتیں کرتے تھے خود کو بہت بڑا مومن ثابت کرنے پر تلے رہتے تھے وہ سب ڈر کے مارے بھاگ گئے تھے۔ جو لوگ راہِ حق پر میرا ساتھ دینے کے وعدے اور دعوے کر چکے تھے وہ بھی غائب تھے۔
میں اپنے کسی ذاتی کیس میں تو زندان نہیں آیا تھا میں تو مذہب کی خاطر مولاؑ کی خاطر قید کیا گیا تھا۔ مگر جو لوگ خود کو مذہب کا ٹھیکیدار سمجھتے تھے جو لوگ مولاؑ سے محبت کے دعوے کرتے تھے ان میں سے کسی کو مجھ سے ایک بار ملنے کی توفیق بھی نہیں ہوئی۔ میرے ساتھ ان لوگوں نے وہی کچھ کیا جو انہوں

نے کوفے میں حضرت مسلم بن عقیلؑ کے ساتھ کیا تھا۔ جناب مسلمؑ کو بھی خود ساختہ مومنوں نے ہزاروں خط لکھ کر کوفے بلایا تھا اپنی وفاداری کا یقین دلایا تھا مگر بعد میں انہی لوگوں نے ان کو دھوکہ دیا بے وفائی کی اور انہیں شہید کیا۔

میں پہلے ہی جانتا تھا خود کو بہت بڑا مومن کہنے والے وقت پڑنے پر ایسے ہی دغا بازی کریں گے یہ ان کی پرانی روایت ہے۔ پھر بھی میں نے ان سب پر اتمام حجت کی تاکہ کل کوئی گلہ نہ کرے۔

میرے لیے میرے مولاؑ ہی کافی ہیں اور ان ہی کی مدد میری شامل حال ہے۔ مجھے نہ کل کسی انسان کی ضرورت تھی نہ آج ہے۔

خیر ۷ روز بعد کورٹ کے حکم پر مجھے تھانے سے سینٹرل جیل کراچی بھیج دیا گیا۔ سینٹرل جیل میں مجھے ایک کال کوٹھری میں بند کر دیا گیا جسے بند وارڈ کہا جاتا ہے۔ اس کال کوٹھری میں نہ ہوا آتی ہے نہ دھوپ آتی ہے۔ قیدی کو تنہا اس میں رکھا جاتا ہے۔

تقریباً ۴۰ روز مجھے اس کال کوٹھری میں رکھا گیا پھر مجھے سینٹرل جیل کی بیرک نمبر ۲۹ جسے شیعہ بیرک بھی کہا جاتا ہے بھیج دیا گیا۔ وہاں میرے علاوہ ۱۵۰ لوگ اور بھی تھے مگر اکثریت مقصرین کی تھی یہ شیعہ بیرک کم مقصر بیرک زیادہ تھی۔

مقصرین سے عقائد کے معاملے میں میرے اختلافات پہلے دن سے ہی شروع ہو گئے۔ وہ میرے عقائد سے واقف تھے اور ہر روز ہی ان پر بحث ہوتی تھی۔ مقصرین تشہد نماز میں علیؑ ولی اللہ کی گواہی نہیں دیتے تھے جبکہ میں باآواز بلند دیتا تھا۔ مجھے دیکھ کر اور میری باتیں سن کر وہاں موجود بہت سے مومن بھی تشہد میں ولایت کی گواہی دینے لگے۔

میں کھل کر تبرا کرتا جبکہ مقصرین تبرا سے گھبراتے تھے اور جو حقیقی مومن تھے وہ میرے ساتھ کھل کر تبرا کرتے تھے۔ جب مقصرین نے دیکھا کہ جو حقیقی مومن ہیں ان کا جھکاؤ میری طرف ہے تو انہوں نے مجھے وہاں سے نکالنے کی سازشیں شروع کردیں۔ جیل کی شیعہ

بیرک کی تمام تر باگ ڈور مقصر تنظیم ISO (امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن) کے ہاتھ میں ہے اور مقصر ملا عباس کمیلی اور اس کا بیٹا اس کے انچارج ہیں۔ یہ سب علمی بحث میں تو میرا مقابلہ نہیں کر پاتے اس لیے گندی سازش کر کے مجھے وہاں سے نکال دیا گیا۔

پھر سینٹرل جیل سے مجھے کراچی کی مضافات میں واقع لانڈھی جیل بھیج دیا گیا۔ یہاں بھی مجھے شروع میں کال کوٹھری یعنی بند وارڈ میں میں رکھا گیا پھر یہاں موجود ۱۹ نمبر بیرک جسے شیعہ بیرک کہا جاتا ہے میں مجھے بھیج دیا گیا۔

۱۹ نمبر بیرک میں رہا پھر جب باہر موجود مقصرین کو خبر ہوئی کہ میں شیعہ بیرک میں ہوں اور اپنے عقائد کا پرچار کر رہا ہوں تو ایک پھر مجھے سازشوں کے نتیجے میں شیعہ بیرک سے نکال کر جیل کی کال کوٹھری یعنی بند وارڈ میں بند کر دیا گیا۔ یہاں میں تنہا قید ہوں۔

تقریباً ۷ ماہ سے میں زندان میں قید ہوں اور نہ جانے کب تک رہوں گا۔ اس قید کے دوران کوئی خود ساختہ مومن کوئی دین کا ٹھیکیدار مجھ سے ملنے تک کو نہیں آیا۔ میں تنہا ہی اس جنگ کو لڑ رہا ہوں۔ مجھ پر طرح طرح کے تشدد کیے جاتے ہیں مجھے حق بیان کرنے کی سزا دی جاتی ہے اور میں یہ سب خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کر رہا ہوں۔ کیونکہ زندان میں قید ہونا جیل کی اذیتیں برداشت کرنا معصومینؑ کی سنت ہے اور میں خوش نصیب ہوں کہ مولاؑ نے مجھے یہ موقع دیا کہ میں زندان میں رہ کر معصومینؑ کی سنت پر عمل کر سکوں۔ تمام مومنین سے التماس ہے کہ وہ میرے حق میں دعا گو رہیں۔

نائبِ زہرا
غلام علی